Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ — قائمقام ایڈیٹر: یوسف سہیل شوق — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۲۹ شعبان ۱۴۱۲ھ - ۵ امان ۱۳۷۱ہش - ۵ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۵۴

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور خصوصی دعاؤں کی تحریک

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۹۲ء کو جو اطلاع بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز کی صحت کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی تازہ رپورٹ درج ذیل ہے:

"جیسا کہ اس سے قبل کی رپورٹ میں بتایا جاچکا ہے کہ ڈاکٹروں نے نالی ڈال کر جگر اور انتڑیوں کو اس طرح ملا دیا ہے کہ جگر میں صفرا اکٹھا نہ ہو۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یرقان کی کیفیت میں فرق پڑنا شروع ہوا ہے اور عمومی صحت میں مزید کمزوری کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی۔ اصل بیماری کا علاج بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔ جس کے اثرات (اللہ نے چاہا تو) چند دنوں تک ظاہر ہوں گے۔ ابھی تک اصل بیماری میں کمی کے کوئی مثبت آثار سامنے نہیں آئے۔ جس کی وجہ سے تشویش بدستور ہے۔ لہٰذا احباب سے دردمندانہ دعائیں جاری رکھنے کی درخواست ہے۔"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ڈاکٹری کے امتحان کا ذکر تھا۔ اس پہ فرمایا کہ

"پاس کے خیال میں مستغرق ہو کر اپنی صحت کو خراب کر لینا ایک مکروہ خیال ہے۔ اوّل زمانہ کے لوگ علم اس لئے حاصل کرتے تھے کہ توکّل اور رضائے الٰہی حاصل ہو۔ اور طبابت تو ایسا فن ہے کہ اس میں پاس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جب ایک طبیب شہرت پا جاتا ہے تو خواہ فیل ہو مگر لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

تحصیلِ دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۳۴)

"صوفی کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو خدا تعالےٰ سے ملنا چاہے ضروری ہے کہ وہ باب الموت سے گذرے۔ مثنوی میں اس مقام کے بیان کرنے میں ایک قصّہ نقل کیا ہے۔

"کہ ایک شخص کے پاس ایک طوطا تھا۔ جب وہ شخص سفر کو چلا تو اس نے طوطے سے پوچھا کہ تو بھی کچھ کہہ۔ طوطے نے کہا کہ اگر تو فلاں مقام پر گذرے تو ایک بڑا درخت ملے گا۔ اس پر بہت سے طوطے ہونگے۔ ان کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ تم بڑے خوش نصیب ہو کہ کھلی ہوا میں آزادانہ زندگی بسر کرتے ہو اور ایک میں بے نصیب ہوں کہ قید میں ہوں۔ وہ شخص جب اس درخت کے پاس پہنچا تو اس نے طوطوں کو وہ پیغام پہنچایا۔ ان میں سے ایک طوطا درخت سے گرا اور پھڑک پھڑک کر جان دے دی۔ اس کو یہ واقعہ دیکھ کر کمال افسوس ہوا کہ اس کے ذریعہ سے ایک جان ہلاک ہوئی۔ مگر سوائے صبر کے کیا چارہ تھا۔ جب سفر سے وہ واپس آیا تو اس نے اپنے طوطے کو سارا واقعہ سُنایا اور اظہارِ غم کیا۔ یہ سُنتے ہی وہ طوطا بھی جو پنجرہ میں تھا پھڑکا اور پھڑک پھڑک کر جان دے دی۔ یہ واقعہ دیکھ کر اس شخص کو اور بھی افسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ سے دو خون ہوئے۔ آخر اس نے طوطے کو پنجرے سے نکال کر باہر پھینک دیا تو وہ طوطا جو پنجرہ سے مُردہ سمجھ کر پھینک دیا تھا اُڑ کر دیوار پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ دراصل نہ وہ طوطا مرا تھا اور نہ مَیں۔ مَیں نے تو اس سے راہ پوچھی تھی کہ اس قید سے آزادی کیسے حاصل ہو؟ سو اُس نے مجھے بتایا کہ آزادی تو مر کر حاصل ہوتی ہے۔ پس مَیں نے بھی موت اختیار کی تو آزاد ہوگیا۔"

پس یہ سچّی بات ہے کہ نفس امّارہ کی تاروں میں جو یہ جکڑا ہوا ہے اس سے رہائی بغیر موت کے ممکن ہی نہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۸-۳۹۹)

ضرورت انسپکٹر

تحریک جدید میں ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ اُمیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ - امان ۱۳۷۱ ہش ۵ - مارچ ۱۹۹۲ء

احمدیت کے دامن میں سب سے بڑی دولت

جماعت احمدیہ کے دامن میں وہ سب سے بڑی دولت کیا ہے جو وہ دنیا کو دے سکتی ہے ۔ آخر اس جماعت کو کیوں قائم کیا گیا ہے ۔ دنیا بھر میں موجود ہزاروں لاکھوں جماعتوں کی موجودگی میں ایک نئی جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی ۔

یہ کوئی بہت بڑا یا بہت مشکل سوال نہیں ہے ۔ یہ وہی سوال ہے جو ہمیشہ نیک اور پاکباز جماعتوں کے افراد سے کیا جاتا ہے ۔ لیکن یہ وہی سوال ہے جس کا جواب بارہا دیا جا چکا ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس جواب کو بار بار بیان کیا جائے ۔ دلوں کے قفل کھولے جائیں ۔ زنگ دُور کئے جائیں اور بتایا جائے کہ جماعت احمدیہ ایک سچے اور حقیقی خدا کے ساتھ پیوند کرنے کیلئے قائم ہوئی ہے اور یہ وہ رشتہ ہے جو انسانوں اور ان کے خالق کے درمیان قائم ہونا بے حد ضروری ہے ۔ اس کے بغیر ان کی حیاتِ رُوحانی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی ۔

اس سوال کا جواب اسی بابرکت وجود نے سب سے اچھا اور سب سے مؤثر رنگ میں دیا ہے جس سے آج کے زمانہ میں سب سے پہلے یہ سوال کیا گیا ۔ یہ الفاظ بار بار پڑھنے اور لُطف اٹھانے کے لائق ہیں ۔ اور اس سوال کا جواب اسی سلطان القلم کی زبان سے ہی سب سے اعلیٰ رنگ میں دیا گیا ہے ۔

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کو انتہائی خوبصورت اور مؤثر رنگ میں یوں بیان فرماتے ہیں ۔

" میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اسکی قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے ۔ وہ ہیرا کیا ہے ؟ سچا خدا ۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا ۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے ، کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں ، یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا ۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے ۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے ۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں " ۔ (اربعین ۱)

خدا کرے کہ ہر احمدی اس دولتِ بے بہا کو حاصل کرے ۔ ہر احمدی دنیا کے ہر مالدار سے زیادہ امیر کبیر ہو جائے اور ساری دنیا یہ دولت پانے کے لئے احمدیوں کا دامن تھام لے ۔ اللہ نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا ۔ ایک دن ضرور ایسا ہی ہوگا ۔ اے اللہ تُو ایسا ہی کر ۔

یُوں تو مَیں ابتلاء سے ڈرتا ہوں
بچ کے ہر راہ سے گذرتا ہوں
لیکن آ جائے ابتلاء تو مَیں
اُس پہ جاں بھی نثار کرتا ہوں

ابوالاقبال

شریکِ حُسن ترا ماہتاب کیا ہوگا
حریفِ جلوۂ رُخ آفتاب کیا ہوگا

نہ آدمی نہ ملائک نہ انبیاء تجھ سے
تُو لاجواب ہے تیرا جواب کیا ہوگا

وہ لوگ جن کو میسّر تری شفاعت ہے
وہ خوش نصیب ہیں اُن کا حساب کیا ہوگا

مہ و نجوم کی محفل میں حشر سے پہلے
اگر اُٹھا دیا تُو نے نقاب ، کیا ہوگا

مدام تیرے حسیں خواب دیکھتا ہُوں مَیں
مجھے خبر نہیں انجامِ خواب کیا ہوگا

ابھی تھا عرش بہت دُور جب یہ راز کھُلا
کہ جبرئیل ترا ہم رکاب کیا ہوگا

اگر عطا نہ کیا آبِ زندگی تُو نے
تمام عُمر ہے مَوجِ سراب ، کیا ہوگا

دیا ہے تیری محبّت نے وہ سرُور مجھے
مقابل اس کے سرُورِ شراب کیا ہوگا

تری نظر نے اُٹھائے ہیں زندگی کے حجاب
گئی وہ فِکر کہ زیرِ حجاب کیا ہوگا

سپُردِ شاہِ عرب ہو گئی جہانبانی
جہاں میں اس سے بڑا اِنقلاب کیا ہوگا

ملی نہ جس کو اماں تیرے آستانے کی
خراب اور وہ خانہ خراب کیا ہوگا

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد خان دہلوی

ماضی کے قادیان کی ایک بے خود کر دینے والی جھلک

جون سنہ ۱۹۴۶ء میں جبکہ میں اپنی عمر کے پچیس سال پورے کر کے چھبیسویں سال میں داخل ہو چکا تھا میں اپنی اہلیہ اور ایک تیزی سے معذور ہوتی ہوئی بچی کے ہمراہ مستقل سکونت کی غرض سے دہلی سے قادیان پہنچا اور وہاں کے روح پرور خالص دینی ماحول میں ایک واقف زندگی کی حیثیت سے ایک نئی یعنی درویشانہ زندگی کا آغاز کیا۔

یوں تو میں جلسہ سالانہ کے موقع پر متعدد بار اور موسم گرما کی تعطیلات میں دو ایک بار پہلے بھی قادیان آچکا تھا لیکن قادیان کے دینی ماحول کی روحانی فضا اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کا جو انمول موقع ۱۹۴۶ء میں ملا اس سے پہلے نہ ملا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں اسی کرۂ ارض پر رہتے ہوئے ایک اَور ہی دنیا میں آوارد ہوا ہوں جہاں سکینت اور طمانیت کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور قلوب انسانی کو سیراب کر کے انہیں ایک عجیب زرخیزی سے مالا مال کر رہا ہے۔ اور اس زرخیزی کے زیر اثر ان میں روحانیت کے چمن در چمن کھلتے جا رہے ہیں اور ان کے خوش رنگ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو مشام جاں کو معطر کئے دے رہی ہے وہ ایک ایسی روحانی فضا تھی جس کی کیفیات کو الفاظ میں بیان کرنا مجھ ایسے ہیچمدان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

دہلی مال مستوں کا یا پھر حصولِ مال کی لگن میں گھل گھل کر ایڑیاں رگڑنے والے فاقہ زدوں کا شہر تھا۔ کوئی پیسے میں کھیل رہا تھا اور کوئی تھا کہ پیسے کی چاہت میں گھلے جا رہا تھا۔ دنیا تو ہے ہی پیسے کا کھیل۔ وہاں ہر شخص کا دین ایمان بھی پیسہ ہی تھا۔ زبانِ حال سے کہے یا نہ کہے زبان حال سے ہر کوئی یہ کہہ کہہ کر پیسے کی مالا جپ رہا تھا کہ ؎

پیسہ ہی رنگ روپ ہے پیسہ ہی مال ہے
پیسہ نہ ہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

ہر شخص زیادہ سے زیادہ پیسہ سمیٹنے کی خاطر دوسروں کے حق مارنے میں مصروف تھا۔ وہاں دو ہی قماش کے لوگ آباد تھے ایک حق مانگنے والے، دوسرے حق مارنے والے۔ اس کے بالمقابل قادیان میں مال دنیا اور اس کے نتیجہ میں انسانوں کے دین و ایمان پر رہنے والے وبال کا کوئی چکر نہ تھا۔ یہاں نہ بڑے بڑے کارخانے تھے اور نہ تجارتی منڈیاں، یہاں نہ پیسے میں کھیلنے والے زردار تھے اور نہ نانِ جویں کو ترسنے والے نادار۔ یہاں سب ہی کھال مست و درویش تھے مگر تھے دل کے تونگر۔ ہر شخص اپنی صلیب آپ اٹھائے دین پر جان قربان کرنے کے لئے آمادہ و تیار نظر آتا تھا ہر شخص کے دل میں خدمت دین کی لگن تھی اور وہ روکھی سوکھی کھا کر یادِ خدا میں مگن تھا۔ دنیوی اعتبار سے ہر شخص کے ہاتھ پلے کچھ نہ تھا لیکن ہر شخص شب بیداری اور خداوند قدوس کے حضور آہ و زاری کے روحانی اسلحہ سے پوری طرح مسلح تھا اور اپنے اس اسلحہ کے بل پر ساری دنیا کو دین کی خاطر فتح کرنے کے لئے مضطرب و بے چین تھا اور اس یقین سے مالا مال تھا کہ وہ دن ضرور آئے گا جب نوعِ انسانی دینِ واحد پر آ جمع ہو گی اور کرۂ ارض کی فضا اللہ تعالےٰ کی توحید و تقدیس کے نغموں سے گونج اٹھے گی اور پھر سدا ان نغموں سے گونجتی ہی رہے گی۔

دین کے ان متوالوں کے شب و روز کس طرح بسر ہو رہے تھے؟ ان کی زندگی کے انداز و اطوار عام دنیوی لوگوں سے مختلف تھے۔ رات کو جب دنیا والے نیند کے مزے لے رہے ہوتے تو اہلِ قادیان آخر شب اپنے بستروں سے اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز تہجد میں اپنے رب کے حضور آہ و زاری میں مصروف ہو جاتے اور رو رو کر غلبۂ دینِ حق کے لئے اس کی نصرت کے طالب ہوتے۔ فجر کے وقت بیت اقصیٰ کے منارہ سے آواز بلند ہو کر قادیان کی پوری فضا میں گونج پیدا کر دیتی۔ ادھر محلوں کی بیوت الذکر سے بلند ہونے والی آوازیں اس میں شامل ہو کر اس گونج کو اور زیادہ پُر شوکت اور پُر اثر بنانے کا موجب بنتیں۔ اور لوگ گھروں سے نکل کر تسبیح و تحمید اور استغفار کا وِرد کرتے ہوئے بیوت الذکر کی جانب چل پڑتے۔ ان کے قدموں کی آہٹ اور با آواز بلند کی جانے والی تسبیح و تحمید اور استغفار کی ملی جلی آوازوں سے یوں محسوس ہوتا کہ سارا شہر ہی گھروں سے نکل کھڑا ہوا ہے۔ بچے ٹولیاں بنا کر نہایت سریلی آوازوں میں فضاؤں میں مقدس نغموں کی نہایت میٹھی اور سریلی آوازیں بکھیرتے ہوئے بیوت الذکر کی طرف یوں رواں دواں ہوتے جیسے معصوم فرشتے اپنے پروں کو جنبش دیتے اور فضاؤں میں ارتعاش پیدا کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھ رہے ہوں۔

پھر قادیان کی بیوت الذکر میں نماز میں محویت اور اس کے بعد ہونے والے درس کا اپنا ایک اَور مخصوص رنگ اور کیف و سرور کا ایک جداگانہ عالم ہوتا۔ یہ معلوم ہوتا ہم اس عالم میں ہوتے ہوئے ایک اَور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہیں اور دم بدم شرابِ معرفت کے ایک جرعہ کے بعد دوسرا جرعہ چڑھا رہے ہیں اور نشہ ہے کہ تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا ہے۔ قادیان کی اکثر بیوت الذکر میں اس وقت تک امام رفقاء حضرت بانی سلسلہ تھے۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید اور احادیث کے درس علماء سلسلہ دیا کرتے تھے۔ اکثر لوگ تو نماز فجر اپنے محلہ کی بیت الذکر میں ادا کرتے لیکن بہت تھے جو مختلف علماء کے درس سے مستفیض ہونے کی غرض سے باری باری دوسرے محلوں کی بیوت میں جا کر نماز ادا کرتے اور درسوں میں بیان کئے جانے والے معارفِ قرآنی سے لطف اندوز ہوتے۔ بعض نے تو اپنے اوپر از خود یہ فرض عائد کر رکھا تھا کہ وہ پانچوں نمازیں بیت مبارک میں جا کر حضرت فضل عمر کی اقتداء میں کرتے۔ بیرونی محلوں میں رہنے والوں کی کوشش ہوتی کہ خاص طور پر نماز فجر دارالرحمت کی بیت الذکر میں ادا کریں کیونکہ وہاں نماز کے بعد قرآن مجید کا درس حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دیا کرتے تھے۔ مَیں نے خود حضرت مولانا کے درس سے مستفیض ہونے کی نیت سے کئی دفعہ نماز فجر دارالرحمت کی بیت الذکر ادا کی۔ بیت کا مسقّف حصّہ ہی نہیں بلکہ صحن بھی پُر شوق نمازیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضرت مولانا کا درس سننے میں لوگوں کی محویت کا یہ عالم ہوتا کہ انہیں گرد و پیش کی کوئی خبر نہیں رہتی۔ یوں معلوم ہوتا کہ وہ کیف و سرور کے ایک اَور ہی عالم میں پہنچے ہوتے ہیں۔ درس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا کا واپس تشریف لے جانے کے لئے دروازے تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ لوگ مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے اور اگر کوئی صاحب کوئی مسئلہ پوچھ لیتے تو حضرت مولانا کے قدم وہیں رک جاتے۔ مسئلہ یوں بیان فرماتے کہ معارف کا دروازہ پھر کھل جاتا۔ لوگ ارد گرد جمع ہو جاتے اور کھڑے کھڑے ہی سر دھننے لگتے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ گھروں کو واپس لوٹتے تو ہر چھوٹا بڑا قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہو جاتا۔ گھر گھر سے تلاوت کی آوازیں آنے لگتیں اور پوری فضا نُور میں ڈھل کر نکھر جاتی اور یوں لگتا کہ ایک نور ہے جو ہر طرف برس رہا ہے۔ اور فضا ہی کو نہیں ذرہ ذرہ کو منوّر کر رہا ہے اور اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہے کہ ہمارے گھر بھی خدائی نور کے دِیوں سے جگمگ جگمگ کرنے والے ان گھروں میں شامل ہیں اور ان میں رہنے والے بھی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

الٰہی نور سے روشن ہونے اور پھر اس نور کو دُور دُور تک پھیلانے والے دِیے ایسے گھروں میں ہیں جن کے اونچا کئے جانے کا خدا نے حکم دے دیا ہے ان گھروں کی پہچان یہ ہے کہ ان میں خدا کا نام لیا جاتا ہے اور ان میں رہنے والے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ یہ احکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ کے ذکر سے، اور نماز قائم کرنے سے اور (—) دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ ان کے ان نیک اعمال کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد) میں بڑھا دے گا اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے (سورۃ النور آیات ۳۷ تا ۳۹)

ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر بچے حصول علم کی لگن دل میں لئے تعلیمی اداروں اور درس گاہوں کا رخ کرتے۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکن دفتروں میں جا حاضر ہوتے۔ بازاروں میں دکانیں کھل جاتیں اور ضروریاتِ زندگی کی خرید و فروخت کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ لیکن تمدنی اور معاشرتی زندگی کی یہ مصروفیات اللہ کے ذکر، نمازوں کے قیام اور انفاق فی سبیل اللہ ایسے اہم اور بنیادی فرائض کی ادائیگی میں نہ صرف یہ کہ حارج نہ ہوتیں بلکہ ان کی کما حقہ، ادائیگی کے ضمن میں مہمیز کا کام دیتیں۔ تعلیمی ادارے ہوتے یا دفاتر اور اسی طرح دکانیں اور ان میں خرید و فروخت کا سلسلہ، ہر جگہ دینی مسائل اور دین کے غلبہ کے پروگراموں کے متعلق ہی باتیں ہو رہی ہوتیں۔ رفقاء حضرت بانی سلسلہ کی دکانوں جن میں سے ہر دکان اپنی ذات میں ایک ادارے کی حیثیت رکھتی تھی، وہ خود بھی سودا فروخت کرتے وقت دین کی باتیں کر رہے ہوتے اور جو رفقاء، اور بزرگ ہستیاں سودا لینے ان دکانوں پر تشریف لاتیں وہ سب ساتھ کے ساتھ دین کے تذکروں میں ہی مصروف ہوتے۔ ایک دوسرے سے دعا کی درخواست کی جا رہی ہوتی اور ایک دوسرے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں کی جارہی ہوتیں کون بھول سکتا ہے حضرت میاں غلام رسول صاحب افغان شیر فروش کو جن کے ہاں سے خالص دودھ ہی نہ ملتا تھا بلکہ ان کی زیارت ہی روح کی بالیدگی کا سامان کر رہی ہوتی تھی۔ اسی طرح حضرت مرزا مہتاب بیگ خیاط کو کپڑوں کے لئے ناپ دیتے وقت ایسے ایمان افروز واقعات اور باتیں سننے میں آتیں کہ جن سے روح وجد میں آجاتی۔ میاں عبداللہ حجام اگر موج میں آکر لطف و عنایات کا دریا بہانے پر آتے تو سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے تبرکات یعنی سر اور ریش مبارک کے بال اور تراشے ہوئے ناخن وغیرہ کی زیارت کرواتے جو ان کے بزرگوں کے زمانہ سے علیحدہ علیحدہ محفوظ چلے آرہے تھے۔ دواخانہ حضرت حکیم نظام جان سے مریضوں کو دواء اور دعا دونوں ملتیں اور دونوں کا امتزاج ان کے لئے صحت یابی کا ذریعہ بنتا۔ حضرت میاں جان محمد صاحب چٹھی رساں مکتوب الیہ کو خط ہی نہ دیتے بلکہ اپنے متبسم چہرے کے ساتھ دعائیں بھی دے رہے ہوتے۔

الغرض کس کس دکان اور صاحب دکان کا ذکر کیا جائے۔ وہاں تو ہر کوئی لعلِ بے بہا اور گنج گراں مایہ کی حیثیت رکھتا تھا بازار میں سودا لیتے جاتے یا کسی کام کی غرض سے بازار میں سے گذر ہوتا تو بہت سی ذی شان ہستیوں کی از خود زیارت ہو جاتی۔ وہ دیکھو حضرت علامہ سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اپنے شاگردوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کے بعد گھر واپس تشریف لا رہے ہیں۔ دائیں طرف گلی میں سے حضرت مولوی شیر علی صاحب آتے اور بازار کی طرف مڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ کہیں مربی امریکہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور کہیں مغربی افریقہ کے جنگلوں کو دینِ حق کے نور سے منور کرنے والے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی زیارت ہو رہی ہے۔ الغرض راہ گیر قدم قدم پر ایسی ذی شان ہستیوں کی زیارت سے شادکام ہو رہے ہوتے جن کی زیارت کے شرف سے مشرف ہونا اپنی ذات میں بہت عظیم الشان سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ لوگ بڑھ بڑھ کر سلام عرض کرنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ کا شرف حاصل کر رہے ہوتے دعاؤں کی درخواستیں کی جارہی ہوتیں اور دعائیں نقد و نقد مل رہی ہوتیں۔ ادھر بیوت الذکر سے بلند ہونے والی اذانوں کی آواز کے ساتھ ہی دکانیں بند ہونی شروع ہو جاتیں۔ کیا دوکاندار اور کیا خریدار سب خرید و فروخت سے دست کش ہو کر بیوت الذکر کی طرف بڑے وقار کے ساتھ چلے جارہے ہوتے اور اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت فراہم کر رہے ہوتے کہ لاریب وہ اس آخری زمانہ میں ان نیک لوگوں کے مصداق ہیں جن کو ان کا مال اور ان کی تجارتیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتیں۔

عصر کے بعد رفقاء حضرت بانی سلسلہ کی اپنی اپنی نجی مجلسیں اپنے گھروں اور قیام گاہوں پر لگ جاتی تھیں۔ احباب اپنے نجی معاملات میں مشورے کے لئے بکثرت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کے مشوروں اور ارشادات سے مستفیض ہو کر یوں شاداں و فرحاں واپس لوٹتے جیسے انہیں سکینت و طمانیت کی دولت میسر آگئی۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی مجلسیں تو دربار عام کا درجہ رکھتی تھیں۔ جس کا جی چاہتا جا شامل ہوتا اور وہاں بیان ہونے والے ایمان افروز واقعات اور حقائق و معارف سے مالا مال ہو کر واپس لوٹتا۔ جو شخص بھی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں اپنی حاجت بیان کر کے دعا کے لئے درخواست کرتا آپ اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے جملہ حاضرین بھی دعا میں شریک ہو جاتے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا راجیکی صاحب نظر آنے والے نظارے کی روشنی میں اسی وقت درخواست گذار کو مطلع فرما دیتے کہ کام ہو جائے گا یا منشائے الٰہی کے مطابق کس حد تک کام ہو گا اور کس حد تک کمی رہ جائے گی اور وہ کمی اگر پوری ہونی مقدر ہے تو کب پوری ہو گی۔ اگر ایسے چشم دید واقعات لوگوں سے مل کر جمع کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور حضرت پیر منظور محمد صاحب کی خدمت میں بھی لوگ بکثرت حاضر ہوتے۔ بالعموم دعا کی درخواست کرتے۔ یہ سب بزرگ دعاؤں اور نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازتے۔ اس طرح لوگوں کو روح کی سیری اور سیرابی کا سامان میسر آتا۔ ادھر علی الصبح اور سہ پہر کے بعد لوگ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نیز دیگر وفات یافتہ بزرگوں کی قبروں پر اس کثرت سے جا جا کر دعائیں کرتے کہ مقبرہ بہشتی کی طرف جانے اور وہاں سے واپس آنے والوں کا تانتا بندھ جاتا اور لوگ مقدس ہستیوں کے مزاروں پر اس قدر خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے کہ ہر دیکھنے والے پر ربودگی کا عالم طاری ہوئے بغیر نہ رہتا اور وہ بھی درد و سوز سے دعائیں کرنے میں مصروف ہو جاتا دل اس یقین سے پُر ہو جاتا کہ یہ دعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ٹھہریں گی۔ اور ہماری ہی نہیں دنیا کی تقدیر بدلنے کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔

باجماعت نمازوں، قرآن مجید اور احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)، کے پر معارف درسوں، قرآن مجید کی بکثرت تلاوت، تسبیح و تحمید نیز دین اور اس کے غلبہ کے ایمان افروز تذکروں نیز خشوع و خضوع کے ساتھ کی جانے والی دعاؤں کے زیرِ اثر فجر سے لے کر شام تک جو روحانی فضا پروری بڑھ چڑھ کر لوگوں کو سرشار کر رہی ہوتی وہ نماز مغرب کے بعد بیت مبارک کی چھت پر منعقد ہونے والی سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)، کی مجلس عرفان میں اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جاتی۔ اکثر احباب کی کوشش یہ ہوتی کہ نماز مغرب بیت مبارک میں ادا کریں۔ چنانچہ مغرب کا وقت ہوتے ہی قادیان کے اندرونی حصہ شہر کے لوگ ہی نہیں بلکہ بیرونی محلہ جات کے لوگ بھی بیت مبارک کی طرف روانہ ہو جاتے۔ ہر سمت سے آنے والے پُر شوق احباب کا ایک تانتا سا بندھ جاتا اور یہ سب احباب شہر کے اندر احمدیہ بازار میں پہنچ کر دریا کے ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کر لیتے۔ ان کے تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اکسیری منزل یعنی بیت مبارک کی طرف بڑھتے اور بڑھتے چلے جانے کا منظر اتنا روح پرور اور دلکش ہوتا کہ جسے دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کے غلاموں میں کیسا ولولۂ شوق پیدا کیا ہے کہ وہ روحانی مائدہ سے متمتع ہونے کے لئے ہر سمت سے کھنچے چلے آرہے ہیں، بیت اور اس کی چھت پُر شوق نمازیوں سے اس طرح بھر جاتی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی۔ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد ایک شہ نشین پر تشریف فرما ہوتے بعض جلیل القدر رفقاء اور دو ایک جیّد علماء حضور کے دائیں بائیں چوکیوں کے بیٹھنے کے شرف سے مشرف ہوتے۔ ان ان میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب خاص طور پر نمایاں ہوتے۔ باقی سب احباب سراپا شوق بنے سامنے مؤدب بیٹھ جاتے۔ اسی انتظار میں ہوتے کہ حضور کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ پہلے حضور وقت کے مناسب حال حسب ضرورت کسی اہم مسئلہ پر روشنی ڈال کر احباب کو بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرماتے اور پھر احباب کو سوال پوچھنے کی اجازت دیتے۔ احباب باری باری کسی دینی مسئلے یا کسی آیتِ قرآنی کے معارف یا کسی حدیثِ نبوی کے مفہوم کے متعلق پیدا ہونے والے اشکال کے بارہ میں سوال کرتے۔ حضور ہر سوال کا ایسے ایمان افروز پیرائے اور روح پرور انداز میں جواب دیتے کہ لوگ فرطِ مسرّت سے جھوم اٹھتے۔ اس طرح گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے تک حقائق و معارف کا دریا بہہ بہہ کر دلوں کی زمین کو سیراب کرتا اور روحانی زرخیزی سے مالا مال کرنے کا موجب بنتا چلا جاتا۔ یہ پر کیف مجلس نمازِ عشاء تک جاری رہتی۔ احباب حضور انور کی اقتداء میں نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد اس حال میں گھروں کو واپس لوٹتے کہ ان کے دل حمد اور شکر سے لبریز ہوتے۔ اور کیف و سرور کے زیرِ اثر ان پر اہتزاز کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی۔ لوگ گھروں میں تسبیح و تحمید کرتے ہوئے سو جاتے۔ اکثر لوگ نیند اور شب بیداری کی حالت میں رؤیا اور خدائی نظاروں کی نعمت غیر مترقبہ سے سرفراز ہوتے اور پچھلے پہر اٹھ کر نماز تہجد میں پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدسی صفات رفقاء کی وہ پاک صحبتیں اور ان کی پاک تاثیرات کے طیّب و شیریں ثمرات اب کہاں وہ زماں وہ روزگار اب بھی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح پھرتا ہے تو اس کی یاد آج بھی مست و بیخود بنا کر ایک اور عالم میں پہنچا دیتی ہے۔

میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں ایک ایسے وقت میں مستقل رہائش کی غرض سے قادیان پہنچا جب سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بشر اولاد اور حضور کے رفقاء اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کثیر تعداد میں وہاں موجود تھے اور سیّدنا حضرت فضل عمر کی روحانی قیادت میں ان مقدس ہستیوں کے روحانی جوہر جلا پا کر قادیان کے روحانی ماحول کو نور و نکہت سے بھرپور بنانے اور بنائے رکھنے کا موجب بنے ہوئے تھے میں جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤں کم ہے کہ اس نے مجھے اپنے فضل سے وقف زندگی کے طیب و شیریں ثمر سے اس زماں اور اس روزگار کے آخری دور میں قادیان پہنچا کر اس کے روحانی ماحول کی پاک تاثیرات کا بچشم خود مشاہدہ کرنے اور ان سے حسب استعداد اور

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

سوال:۔ آپ جہاں ملازمت کرتے تھے اس کے سپرنٹنڈنٹ کا نام کیا تھا؟

جواب:۔ اس کا نام پنڈت سہج رام تھا جو کہ بدترین معاند اور کینہ پرور انسان تھا۔ اکثر اپنی سیہ باطنی کی وجہ سے دین حق پر اعتراضات کرتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا رہتا تھا۔

سوال: اپنے افسر ہونے کی حیثیت سے آپ سے کس قسم کے رویہ کا متقاضی تھا؟

جواب: وہ اس خود فریبی کا شکار تھا کہ آپ اس کے ماتحت ہیں۔ اسلئے صرف دفتری معاملات میں ہی نہیں بلکہ مذہبی معاملات میں بھی آپ کو دب کر رہنا چاہیئے۔

سوال: آپ کا رویہ اس شخص کے ساتھ کیسا تھا؟

جواب: آپ اس شخص کے اعتراضات کا نہایت بے باکی اور عمدہ دلائل سے جواب دے کر اسے لاجواب کر دیتے۔

سوال: سہج رام کے متعلق آپ نے کیا کشف دیکھا؟

جواب: نمازِ عصر کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کے دوران آپ نے کشف دیکھا۔

"میں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے میرے سامنے کھڑا ہے۔ جیسا کہ کوئی کہتا ہو کہ مجھ پر رحم کرا دو۔ میں نے کہا اب رحم کا وقت نہیں اور اسی وقت خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ شخص فوت ہو گیا ہے۔

سوال: آپ کا یہ کشف کب پورا ہوا؟

جواب: دوسرے یا تیسرے دن یہ خبر آگئی کہ سہج رام اسی گھڑی ناگہانی موت سے اس دنیا سے گزر گیا۔

سوال: آپ قرآن پڑھتے ہوئے کیا دعا مانگتے تھے۔

جواب: آپ فرماتے تھے۔ "یا اللہ تیرا کلام ہے۔ مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں"۔

سوال: کچہری سے واپسی کے بعد آپ کا زیادہ تر وقت کن کے ساتھ گزرتا تھا۔؟

جواب: آپ کا زیادہ تر وقت فضل دین صاحب کے ساتھ گزرتا تھا۔

سوال: فضل دین صاحب آپ کے قرآن مجید پڑھنے کے بارے میں کیا روایت فرماتے ہیں؟

جواب: آپ فرماتے ہیں کہ "مرزا صاحب قرآن مجید پڑھتے پڑھتے سجدہ میں گر جاتے اور لمبے لمبے سجدے کرتے یہاں تک روتے کہ زمین تر ہو جاتی"۔

سوال: لالہ بھیم سین صاحب جو کہ آپ کے ہم مکتب تھے اور انہوں نے سیالکوٹ میں وکالت کا امتحان دیا تھا۔ آپ نے اُن کے بارے میں کیا خبر دی تھی۔؟

جواب: آپ نے خبر دی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا مقدر ہے کہ اس ضلع کے کل اشخاص جنہوں نے وکالت کا امتحان دیا ہے فیل ہو جائیں گے۔ مگر سب میں صرف تم ہو جو وکالت میں کامیاب ہو جاؤ گے"۔ اور ایسا ہی ہوا۔

سوال: آپ اپنی تنخواہ کس طرح خرچ کرتے تھے؟

جواب: آپ جو تنخواہ لاتے، معمولی سادہ کھانے کا خرچ رکھ کر باقی رقم سے محلہ کے بیواؤں اور محتاجوں کو کپڑے بنوا دیتے یا نقدی کی صورت میں تقسیم کروا دیتے تھے۔

سوال: میاں بوٹا کشمیری (جن کے گھر میں بھی حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) عرصہ تک قیام فرما رہے) آپ کے بارے میں کیا شہادت دیتے ہیں؟

جواب: میاں صاحب فرماتے ہیں کہ "میں تو ان کو یعنی حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کو ولی اللہ جانتا ہوں۔

سوال:۔ سیالکوٹ میں قیام کے دوران آپ نے مرہٹر گوپی ناتھ بھاگ کا بیان کیوں قلم بند فرمایا تھا؟

جواب: اس لئے کہ اُس ملزم کا مطالبہ تھا کہ "میں اپنا بیان ایک معزز خاندانی شریف افسر یا حاکم کو لکھواؤں گا"۔

سوال: آپ مختاری یا وکالت کا امتحان کیوں پاس کرنا چاہتے تھے؟

جواب: خلق خدا کو قانونی الجھنوں سے بچانے اور ان کو ان کے شہری حقوق دلانے کے لئے۔

سوال: آپ کے اس مختاری کے امتحان میں ناکامی کی خدائی مشیت کیا تھی۔؟

جواب: خدائی مشیت یہ تھی کہ آپ دنیا کے کیس لڑنے نہیں آئے تھے۔ بلکہ دین حق کی وکالت کے لئے آئے تھے۔

سوال:۔ امتحان میں ناکامی کی ظاہری وجہ کیا تھی؟

جواب: ایک شخص نرائن سنگھ نامی اُمیدوار شرارت کرتے ہوئے پکڑا گیا جسکی وجہ سے سبھی اُمیدوار فیل کر دیئے گئے۔

سوال: ناموسِ مصطفےٰ کے تحفظ کے لئے باقاعدہ جنگ کس جگہ شروع ہوئی؟

جواب:۔ ناموس مصطفےٰ کے تحفظ کے لئے سرزمین سیالکوٹ پہلا میدانِ جنگ بنی۔

سوال: سیالکوٹ میں آپ کی دینی جدوجہد کا مرکز کون لوگ تھے؟

جواب: اکثر و بیشتر جغادری عیسائی پادری اور مناد آپ کی دینی جدوجہد کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

سوال: ہندوستان کے کن علاقوں میں عیسائیت پھیلانے کے لئے سب سے زیادہ جدوجہد کی گئی تھی۔

جواب: ہندوستان میں پنجاب اور پنجاب میں لدھیانہ اور سیالکوٹ کو عیسائیت کا مرکز بنانے کی سرتوڑ کوشش کی گئی تھی۔

سوال: انگریز ہندوستان میں کس قسم کا طبقہ پیدا کرنا چاہتے تھے۔

جواب: انگریزوں کی یہ پالیسی تھی کہ دولت و ثروت کے بل بوتے پر ہندوستان پر قابض ہو کر یہاں اپنا دائمی اثر اور اقتدار قائم کرنے کیلئے ایسا طبقہ پیدا کر لیں جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو مگر اپنے مذاق، اپنی رائے اور معاشرتی اعتبار سے انگریز ہو۔

سوال: ۱۸۵۷ء میں پارلیمانی ممبر مسٹر منگلس نے کیا تقریر کی جس سے پورے ہندوستان کو عیسائیت کے زیرنگین کرنے کی برطانوی سازش ظاہر ہوتی ہے۔؟

جواب:۔ انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کے زیرِ نگین ہے تاکہ عیسیٰ مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت تمام ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہیئے اور اس میں کسی طرح تساہل نہیں کرنا چاہیئے"۔

سوال: انگریزوں نے عیسائیت کا مرکز بنانے کے لئے سیالکوٹ کا انتخاب کیوں کیا؟

جواب: اس کی وجہ یہ تھی کہ پورے پنجاب میں سیالکوٹ ہی ایک ایسا مقام تھا۔ جس نے انگریزوں کے خلاف بغاوت میں ڈٹ کر حصہ لیا تھا۔ اس لئے انگریزوں کا قدرتی طور پر مفاد اسی میں تھا کہ پنجاب کے اس بازوئے شمشیرزن کو مفلوج کر دیں۔

سوال: پنجاب کے مسلمان عیسائیت کے دلائل سے کیوں شکست کھا جاتے تھے۔؟

جواب: اسلئے کہ مسیحی مشن پنجاب میں نیا نیا آیا تھا اور مسلمان ان کے علم اور دلائل سے اکثر ناآشنا تھے۔

سوال: ان حالات میں عیسائیت کا مقابلہ صحیح معنوں میں کس شخصیت نے کیا؟

جواب: ان حالات میں عیسائیت کا مقابلہ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) نے ایسے مردِ مجاہد کی حیثیت سے کیا کہ جس سے گفتگو ہوتی اسے خاموش ہونا پڑتا۔

سوال: پادری بٹلر صاحب آپ سے کیوں متاثر تھے؟

جواب: پادری بٹلر صاحب حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی پُرنور شخصیت، بے مثال، متانت سنجیدگی، اور زبردست قوت استدلال سے بے حد متاثر تھے نیز آپ ایسے دلکش اور پیارے الفاظ میں عیسائیت کے متعلق گفتگو فرماتے کہ خود عیسائیوں میں سے حق پسند طبقہ کو لطف آجاتا اور وہ اختلافات کے باوجود آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔

سوال: آپ کے زمانہ ملازمت میں کچہری کا عملہ آپ کے کن اوصاف کا معترف تھا؟

جواب: آپ کے زمانہ ملازمت کے وہ ہندو مسلمان سکھ اور عیسائی جو حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے عملے میں شامل تھے آپ کے تقویٰ، نیکی، دیانت اور امانت کے دل سے قائل تھے۔

سوال: حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) جب استعفیٰ دیکر واپس قادیان آنے لگے تو ڈپٹی کمشنر نے آپ کی خدمت میں کیسے خراجِ عقیدت پیش کیا؟

جواب: روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) استعفیٰ دے کر قادیان جانے لگے تو ڈپٹی کمشنر نے آپ کے اعزاز میں تعطیلِ عام کر دی تھی۔ اس کا بیان تھا کہ "ایسا پاکباز شخص اسکے عملے سے مستعفی ہو کر جا رہا ہے"۔ اسلئے عام تعطیل کر دی گئی۔

سوال: حکیم مظہر حسین صاحب حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی پاکیزہ جوانی اور قیام سیالکوٹ کے قیام کے بارے میں کیا شہادت دیتے ہیں؟

جواب: حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ "نقد صورت، عالی حوصلہ اور بلند خیالات کا انسان اپنی علو ہمتی کے مقابل کسی کا وجود نہیں سمجھتا۔ اندر قدم رکھتے ہی وضو کے لئے پانی مانگا اور وضو سے فراغت پاکر نماز ادا کی یاد وظیفہ میں تھے"۔

سوال: مسلم لیڈر مولوی ظفر علی صاحب کے والد بزرگوار منشی سراج الدین صاحب آپ کی مقدس جوانی کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب: منشی سراج الدین صاحب فرماتے ہیں کہ "مرزا غلام احمد ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال ہو گی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے کاروبارِ ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے"۔

سوال: ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد شمس العلماء مولانا سید میر حسن صاحب مرحوم سیالکوٹی اپنے مکتوب میں آپ کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب: آپ لکھتے ہیں کہ "ادنیٰ تامل سے بھی دیکھنے والے پر ظاہر ہو جاتا تھا کہ حضرت اپنے ہر قول و فعل میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔

سوال: ایک دفعہ پادری بٹلر نے کہا کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سر تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہو کے اور آدمؑ کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے۔ بتائیے اس بات پر حضرت اقدس نے کیا جواب دیا؟

جواب:۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) نے فرمایا کہ "مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسے اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا اور گنہگار ہوا۔ پس چاہیئے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔

سوال: اس زمانے میں بھی آپ کے خیالات میں حد درجہ پاکیزگی تھی۔ لباس کے بارے میں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س - جامعہ نصرت میں سائنس بلاک کب قائم ہوا۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ کس قدر خرچ لگا۔

ج - ۱۹۶۷ء کی شوریٰ میں قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث نے جامعہ نصرت میں سائنس بلاک قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا جس کا نصف خرچ لجنہ اماء اللہ نے برداشت کیا۔ لجنہ نے ۷۵۰۰۰ روپے پیش کئے۔

س - بیت نصرت جہاں ڈنمارک کا افتتاح کب ہوا۔

ج - ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء کو قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے بیت نصرت جہاں ڈنمارک کا افتتاح فرمایا۔

س - ۱۹۶۷ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی عہدیداران نے کن مقامات کا دورہ کیا؟

ج - صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور سیدہ مہر آپا صاحبہ نے حیدر آباد سندھ، کراچی، ضلع گجرات کھاریاں، منڈی بہاؤالدین اور گوجرانوالہ کی لجنات کا دورہ ۱۹۶۷ء میں کیا اس کے علاوہ صدر صاحبہ لجنہ نے سرگودھا، لاہور اور مردان کی لجنات کی تربیتی کلاسز میں شرکت کی۔

س - فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۶۷ء میں کتنی طالبات نے شرکت کی

ج - فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۶۷ء میں ۲۶۰ طالبات نے حصہ لیا۔ ۱۰۴ طالبات ربوہ کی اور ۱۵۶ طالبات بیرونِ ربوہ کی لجنات سے تھیں۔

س - ۱۹۶۷ء میں لجنہ اماء اللہ نے کیا لٹریچر شائع کیا۔

ج - الازہار لذوات الخمار کا دوسرا ایڈیشن المصابیح کا ایڈیشن اول اور "یادِ محمود" (نظموں کا مجموعہ) اور احمدی بچیوں کے لئے (ناصرات احمدیہ کے لئے) جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ مرتبہ شیخ خورشید احمد صاحب لجنہ اماء اللہ نے ۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔

س - لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں کس قدر رقم کے لئے تحریک ہوئی۔

ج - جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء پر صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ کے قیام پر پچاس سال مکمل ہونے کی خوشی میں جو ۱۹۷۲ء میں ہونے تھے۔ اشاعت دین پر خرچ کے لئے پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تحریک کی۔ ۲۰۹۹۵۲ روپیہ کے انفرادی اور اجتماعی وعدہ جات اسی وقت ہو گئے۔ پانچ صد روپیہ سے زیادہ حصہ لینے والی خواتین کے اسماء از سر نو تعمیر ہونے والے دفتر میں کندہ کرنے کی تجویز تھی۔

س - حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے بچوں کی تربیت کے لئے کیا ارشاد فرمایا۔

ج - ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو خطبہ جمعہ میں حضور نے ماں باپ کو بچوں کی تربیت کے لئے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا

"اپنی ذمہ داریاں تربیت کے سلسلہ میں ادا کریں۔ صرف ربوہ کی رہائش یا جماعت احمدیہ کا رکن ہونا کافی نہیں۔

س - لجنہ اماء اللہ کراچی کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب میں حیات طیبہ کے حصول کے لئے کن ذرائع کی طرف توجہ دلائی۔

ج - حضور نے مستورات کو توجہ دلائی کہ اپنی زبانوں کو قابو میں رکھیں اور قول طیب کی کوشش کریں۔ اپنی۔ اپنے بچوں اور رشتہ داروں کی نگرانی کریں۔ تمام بدعتوں کو چھوڑ دیں۔

س - لجنہ اماء اللہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع میں کتنی لجنات نے حصہ لیا

ج - ۱۹۶۸ء کے سالانہ اجتماع میں ۸۶ لجنات کی ۶۲۴ نمائندگان نے شرکت کی

س - ۱۹۶۸ء کے سالانہ اجتماع پر روٹیاں پکانے کا کیا انتظام تھا۔

ج - لجنہ کے ۱۹۶۸ء کے سالانہ اجتماع پر خواتین نے تنوروں پر روٹیاں پکا کر ناشتہ و کھانے کا انتظام کیا۔

س - گیارھویں سالانہ اجتماع کے موقع پر بچیوں کو کیا پانچ نکاتی لائحہ عمل دیا گیا۔

ج - صداقت، امانت، وقت کی پابندی، صفائی اور محنت پر مشتمل پانچ نکاتی لائحہ عمل دیا گیا۔

س - جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء پر خواتین نے کس قدر روٹیاں پکائیں

ج - جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء پر ایثار پیشہ خواتین نے ۷۵۰۰۰ سے زیادہ روٹیاں پکائیں۔ یہ تحریک نان بائیوں کی کمی کی وجہ سے حضور نے فرمائی تھی۔

س - سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک کب ہوئی۔

ج - ۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے خطبہ جمعہ میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تلقین فرمائی۔

س - ۱۹۶۹ء تک کتنی مستورات نے ابتدائی سترہ آیات حفظ کیں۔

ج - ۶۱۰۶ خواتین نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات مکمل طور پر حفظ کیں اس کے بعد اب تک جن کو نہیں آتیں یاد کرنے کا سلسلہ جاری ہے

س - سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے والی ناصرات الاحمدیہ کی تعداد ۱۹۶۹ء میں کیا تھی۔

ج - ۱۹۶۹ء میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے والی ناصرات الاحمدیہ کی تعداد ۲۶۴۰ تھی۔

س - ناصرات الاحمدیہ کے لئے سترہ آیات کے علاوہ حفظ کرنے کے لئے کون سا کتابچہ مقرر ہوا۔

ج - سترہ آیات کے حفظ کے علاوہ کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" حفظ کرنا مقرر ہوا۔ ۵۳۴ بچیوں نے یہ کتابچہ حفظ کیا۔

س - ۱۹۶۹ء میں لجنہ کی طرف سے کن مقامات پر تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوا۔

ج - ربوہ، لاہور، گوجرانوالہ، اسلام آباد، راولپنڈی، سرگودھا اور مردان میں ۱۹۶۹ء میں لجنات کی تربیتی کلاسز لگائی گئیں۔

س - ۱۹۶۹ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے کن لجنات نے پوزیشن حاصل کی۔

ج - حسب ذیل لجنات نے پوزیشن حاصل کی۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ اوّل۔ لجنہ لاہور دوم۔ لجنہ اسلام آباد سوم۔ لجنہ راولپنڈی چہارم۔ لجنہ اماء اللہ کراچی پنجم لجنہ سرگودھا ششم اور لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ ہفتم۔

یادِ رفتگان

مکرم محمد سلطان خان صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات انتقال کر گئیں۔ تقریباً نصف صدی رفاقت رہی۔ موصوفہ نہایت نیک پارسا نماز کی پابند تھی۔ نماز کبھی بھی قضاء نہ کی۔ اکثر و بیشتر نماز تہجد سے بھی کبھی ناغہ نہ کیا اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز باجماعت کی تلقین کی۔ آپ کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ آپ نے اپنے محلہ کے متعدد بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک پڑھایا۔ آپ نے کئی نادار بچیوں کو قرآن پاک پڑھایا اور ہدیۃً قرآن پاک دے کر دیئے۔ اپنی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے ساتھ گہرا رابطہ تھا۔ صدر لجنہ کے ساتھ مل کر ہمیشہ دعوت الی اللہ کا کام کیا۔ انہیں جنون کی حد تک اسکا شوق تھا موصوفہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محترم ملک بشیر الحق صاحب ابن حاجی نصیر الحق صاحب مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مولائے حقیقی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ کی عمر ۶۵ برس تھی۔ آپ نہایت مخلص احمدی اور سلسلہ کے شیدائی تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی نہایت سادگی سے اور درویشانہ طور پر گذاری اور اپنے عزیز و اقارب کا خاص خیال رکھتے۔ صحیح معنوں میں ایک صاحب ایمان کی صفت کے مالک تھے آپ کے وجود سے اکثر لوگ خوش رہتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی کسی کو کوئی ایسی ناگوار بات نہ کہی تھی۔ جس سے کسی کے دل کو گزند پہنچا ہو۔ خاندانی لحاظ سے آپکو ڈاکٹر فیض قادر صاحب آف فیض اللہ چک جن کو حضرت بانی سلسلہ کے ابتدائی بیعت کنندگان میں سے ہونیکا شرف حاصل تھا اُن کے نواسے تھے۔ آپ کو حضرت فضل عمر کی تحریک سے فرقان فورس میں بھی شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ نیز جماعتی کاموں کے علاوہ ہر تحریک میں حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کی گھریلو زندگی نہایت سادہ اور پُر وقار تھی گھر کے جملہ افراد کے ساتھ آپ کا سلوک بہت عمدہ اور اعلیٰ ہوتا تھا۔ شفقت اور پیار کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ والدین کی خدمت میں عمر بھر وقف رہے اور ماں باپ کے سامنے کبھی اُف تک نہ کیا تھا۔ اس لحاظ سے آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک عظیم مقام عطا فرمایا تھا۔ کہ آپ ہر کس و ناکس اپنا ہو یا پرایا۔ سب سے محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواروں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مکرم سید سلیمان صاحب

مالک ناصر کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے قریباً ڈیڑھ ماہ گذر چکا ہے۔ آپ بعارضہ فالج ۱۳ جنوری کو فضل عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں داخل ہوئے اور ۱۹ر جنوری ۹۲ء کو صبح گیارہ بجے مختصر سی علالت کے بعد ہم سب سے جدا ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المہدی کے باہر صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

بعض افراد ایسے ہوتے ہیں جنکی وفات کے بعد بھی اُن کی نیکی خلوص اور پیار کی مٹھاس ان کے افرادِ خانہ اور دیگر ملنے والوں کو محسوس ہوتی رہتی ہے۔ ایسے ہی افراد میں سے میرے بھائی جان بھی تھے ان کے بارے میں جو بات یاد رہے گی وہ ان کا اصول نماز کے وقت کی بے حد پابندی ہوتا تھا۔ وہ اپنی اولاد کو ہمیشہ چوری غیبت منافقت سے منع کرتے اور کاروبار میں محنت اور دیانت کا درس دیتے رہے۔ بھائی جان کی ذات میں رعب اور پیار کا حسین نظارہ تھا۔ آپ اولوالعزم رحمدل صابر اور عالی ہمت بلند حوصلہ تھے۔ وہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے ساری اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم سے آراستہ کیا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا سبق دیا۔ بالخصوص جماعتی طور پر جو بھی تحریک ہوتی اس میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور فوراً ادائیگی کر دیتے۔ آپ سب بھائیوں سے بڑے تھے۔ ان کی عمر ۸۲ سال تھی آپ نے اپنی اولاد میں تین لڑکیاں اور تین لڑکے یادگار چھوڑے سب سے بڑا لڑکا سید ناصر شاہ ہے جو آپ کے بعد سارے کاروبار سے منسلک ہے۔ آپ کے تمام بھائی اور ساری اولاد انتہائی فرمانبردار تھی۔ میرے بھائی نے اس رنگ میں ہماری تربیت کی جو ہمارے خاندان میں ایک مثال ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

آپ کی پسند کیا تھی؟

جواب: حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) نے فرمایا "بلحاظ سترِ عورۃ تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا اور افضل ہے اور اس میں پردہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کی تنگ موہری کے باعث زمین سے بھی سترِ عورۃ ہو جاتا ہے۔"

کھیل اور کھلاڑی

غلام مصطفےٰ تبسم

جنوبی افریقہ کے کپتان کیپلر ویسلز نے جب آسٹریلیا کے خلاف میچ میں شرکت کی تو انہیں یہ اعزاز حاصل ہو گیا کہ انہوں نے جس ملک کی طرف سے اپنے ون ڈے انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا تھا اسی ملک کے خلاف قیادت کے فرائض سرانجام دے کر دنیائے کرکٹ کے پہلے ایسے کھلاڑی بن گئے جنہوں نے دو مختلف ممالک کی طرف سے ون ڈے میچوں میں شرکت کی۔

کیپلر ویسلز نے آسٹریلیا کے خلاف ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے شاندار ۸۱ رنز بنائے یہ ون ڈے میچوں میں انکی ۸ویں نصف سنچری تھی جب کہ عالمی کپ میں بحیثیت کپتان ان کی یہ پہلی نصف سنچری ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہو گیا ہے کہ انہوں نے پانچویں عالمی کپ میں شریک ان کپتانوں کی فہرست میں اپنا نام شامل کروا لیا جنہوں نے اپنے اولین میچ میں سنچری سکور کی۔

جنوبی افریقہ کی ٹیم نے ۲۶ فروری کو آسٹریلیا کے خلاف میچ میں شرکت کر کے عالمی کپ مقابلوں میں شریک ٹیموں کی فہرست میں اپنا نام تحریر کروا لیا۔ جنوبی افریقہ گیارہویں ایسی ٹیم بن گئی ہے جس نے عالمی کپ مقابلوں میں شرکت کا اعزاز حاصل کیا۔

آسٹریلیا کی ٹیم نے جنوبی افریقہ کے خلاف جو میچ کھیلا وہ ان دونوں ٹیموں کے درمیان نہ صرف ون ڈے کرکٹ تاریخ کا پہلا ون ڈے میچ تھا بلکہ عالمی کپ مقابلوں میں بھی یہ پہلا میچ تھا۔

آسٹریلوی کپتان ایلن بارڈر جنوبی افریقہ کے خلاف کھیلے جانے والے میچ میں صفر پر آؤٹ ہو گئے۔ اس طرح پانچویں عالمی کپ میں دوسرے کپتان بنے جو صفر پر آؤٹ ہوئے۔ ایلن بارڈر سے قبل بھارتی کپتان اظہر الدین انگلینڈ کے خلاف صفر پر آؤٹ ہوئے تھے۔ جب کہ ایلن بارڈر عالمی کپ مقابلوں میں دوسری مرتبہ صفر پر آؤٹ ہوئے۔

پاکستان کے جاوید میانداد نے عالمی کپ مقابلوں میں سات سو رنز مکمل کر لئے۔ وہ یہ اعزاز حاصل کرنے والے دنیا کے چوتھے اور پاکستان کے پہلے کھلاڑی ہیں۔ زمبابوے کے خلاف میچ کے اختتام تک وہ ۲۱ میچوں میں ۷۳۸ رنز بنا چکے ہیں۔ جب کہ ویسٹ انڈیز کے ڈیسمنڈ ہینز نے بھی انگلینڈ کے خلاف عالمی مقابلوں میں سات سو رنز مکمل کر لئے۔

جاوید میانداد نے زمبابوے کے خلاف ۸۹ رنز بنائے یہ ان کی عالمی کپ مقابلوں میں پانچویں نصف سنچری ہے اس کے علاوہ انہوں نے عالمی کپ مقابلوں میں مسلسل تیسری نصف سنچری بھی سکور کی۔

پاکستان کی جانب سے زمبابوے کے خلاف عامر سہیل نے شاندار ۱۱۴ رنز کی اننگز کھیلی یہ عامر سہیل کی ون ڈے کرکٹ میں پہلی سنچری ہے۔ جبکہ عالمی کپ مقابلوں میں پاکستان کی جانب سے بنائی جانے والی ساتویں سنچری ہے اس کے ساتھ عامر سہیل کو یہ بھی اعزاز حاصل ہو گیا ہے کہ وہ عالمی کپ مقابلوں میں پاکستان کی جانب سے بہترین انفرادی اننگز کھیلنے والے کھلاڑی بن گئے۔ ان سے قبل یہ اعزاز رمیز راجہ کو حاصل تھا۔ جنہوں نے چوتھے عالمی کپ میں انگلینڈ کے خلاف ۱۱۳ رنز بنائے تھے۔

○ انگلینڈ اور بھارت کے خلاف پرتھ میں کھیلے جانے والے میچ میں بھارتی کپتان محمد اظہر الدین صفر پر آؤٹ ہو گئے۔ اس طرح پانچویں عالمی کپ میں صفر پر آؤٹ ہونے والے وہ پہلے کپتان ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ محمد اظہر الدین پہلے بھارتی کپتان بھی ہیں جو عالمی کپ مقابلوں میں صفر پر آؤٹ ہو گئے ہیں۔

○ پانچویں عالمی کپ میں پہلے صفر پر آؤٹ ہونے والے کھلاڑی نیوزی لینڈ کے اوپننگ بیٹسمین جان رائٹ ہیں، جو آسٹریلیا کے خلاف آکلینڈ میں کھیلے جانے والے میچ میں گریگ میکڈرموٹ کی گیند پر بولڈ آؤٹ ہوئے۔ اس طرح جان رائٹ پانچویں عالمی کپ میں بولڈ آؤٹ ہونے والے پہلے کھلاڑی بھی ہیں۔

○ پانچویں عالمی کپ میں سب سے پہلے سنچری بنانے کا اعزاز نیوزی لینڈ کے کپتان مارٹن کرو کو حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے آسٹریلیا کے خلاف آکلینڈ میں کھیلے جانے والے میچ میں ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے ۱۰۰ رنز بنائے۔

○ ٹورنامنٹ میں پہلے رن آؤٹ ہونے والے کھلاڑی نیوزی لینڈ کے سی ایل ہیرس تھے، جو ۱۴ رنز بنا کر رن آؤٹ ہو گئے۔

○ پانچویں عالمی کپ میں انگلینڈ کے رابن اسمتھ وہ پہلے کھلاڑی ہیں، جو نروس نائنٹیز کا شکار ہوئے۔ رابن اسمتھ بھارت کے خلاف ۹۱ رنز بنا سکے۔

○ پانچویں عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں انگلینڈ نے اپنے ابتدائی میچ میں بھارت کو شکست دے کر ایک منفرد اعزاز حاصل کر لیا۔ انگلینڈ کی ٹیم عالمی کپ مقابلوں میں شریک وہ واحد ٹیم ہے، جس نے اب تک کھیلے گئے پانچوں عالمی کپ مقابلوں میں اپنے ابتدائی میچوں میں ہر مرتبہ کامیابی حاصل کی۔

○ جاوید میانداد عالمی کپ مقابلوں میں قیادت کرنے والے دنیائے کرکٹ کے ۲۴ ویں اور پاکستان کے چوتھے کپتان ہیں۔ جاوید میانداد سے قبل آصف اقبال، ماجد خان اور عمران خان عالمی کپ مقابلوں میں قیادت کر چکے ہیں۔ اس طرح پانچویں عالمی کپ میں متبادل کپتان کی حیثیت سے کھیلنے والے جاوید میانداد پہلے کپتان بھی ہیں۔

○ نیوزی لینڈ کی خلاف آسٹریلیا کی ٹیم کا سکور جب ۲۷ رنز ہوا تو آسٹریلین ٹیم نے عالمی کپ مقابلوں میں مجموعی طور پر پانچ ہزار رنز مکمل کر لئے۔ یہ آسٹریلیا کا عالمی کپ مقابلوں میں ۲۳واں میچ تھا۔ اس طرح ویسٹ انڈیز، پاکستان اور انگلینڈ کے بعد آسٹریلیا چوتھی ٹیم ہے، جس نے عالمی کپ مقابلوں میں پانچ ہزار یا زائد رنز بنانے کا اعزاز حاصل کیا۔

○ زمبابوے کی ٹیم نے سری لنکا کے خلاف اپنے ابتدائی میچ میں چار وکٹ پر ۳۱۲ رنز بنائے۔ جو زمبابوے کا ون ڈے انٹرنیشنل میں زیادہ سے زیادہ مجموعی سکور ہے۔ اس طرح زمبابوے کی ٹیم بھی عالمی کپ مقابلوں میں ان ٹیموں میں شامل ہو گئی ہے۔ جنہوں نے عالمی کپ مقابلوں کے اپنے اولین میچ میں تین سو یا زائد رنز بنانے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسی میچ میں سری لنکا نے ۷ وکٹ پر زمبابوے کے خلاف ۳۱۴ رنز بنائے۔ یہ سکور سری لنکن ٹیم کا نہ صرف ون ڈے میچوں میں بہترین سکور ہے، بلکہ عالمی کپ مقابلوں میں بھی یہ ان کا زیادہ سے زیادہ سکور کا ریکارڈ ہے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

استطاعت متمتع ہونے کی غیر معمولی سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم اور جماعت اسلامی کے درمیان اسلامی جمہوری اتحاد کو ختم کرنے پر اصولی طور پر اتفاق ہو گیا ہے۔ دونوں پارٹیوں کا خیال ہے کہ اتحاد نے اپنے مقاصد حاصل کر لئے ہیں۔ اب اسے برقرار رکھنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔

○ سینیٹ میں منگل کے روز قومی اسمبلی کے سپیکر کے خلاف دھواں دار تقریریں ہوئیں اور سینیٹ کے متعلق ان کے ریمارکس کو غیر مناسب قرار دیا گیا۔ بعض سینیٹروں نے انہیں ذہنی مریض اور احساس کمتری کا مارا متنازعہ آدمی قرار دیا۔

○ پی ڈی اے کی پارلیمانی پارٹی نے ملک میں موجودہ سیاسی بے چینی اور افراتفری ختم کرنے کے لئے آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور اسے فساد کی جڑھ قرار دیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک کی معیشت پر حکمران اور ان کے چاہنے والوں کا قبضہ ہے۔ حکمران کرسی بچانے کی سیاست کر رہے ہیں۔ ملک کھوکھلا ہو رہا ہے

○ واپڈا نے جمعرات ۵۔ مارچ سے ملک بھر کے شہری اور دیہی علاقوں سے لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم بننے سے سرحد کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ ہمیں اس کی تعمیر پر کوئی تشویش نہیں۔

○ سابق وفاقی وزیر مولانا وصی مظہر ندوی نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ موجودہ شریعت بل کو تسلیم کرنا کفر اور شرک کے مترادف ہے۔ موجودہ حکمران اسلام سے فراڈ کر رہے ہیں۔

○ حکومت نے چائے۔ دودھ اچار اور مصالحوں کی یوٹیلیٹی سٹورز میں قیمتوں میں دس فیصد کمی کا اعلان کیا ہے۔

○ سندھ کے علاقہ میں راکٹوں اور کلاشنکوفوں سے مسلح ۳۳ ڈاکوؤں نے "روتی شہر" کی ناکہ بندی کر کے ۲۲ افراد کو ایک کار اور ٹریکٹر سمیت اغوا کر لیا۔ اغوا شدگان میں یونین کونسل کے وائس چیئرمین بھی شامل ہیں۔

○ ریلوے کے وزیر نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ گذشتہ سال ریلوے کو ایک ارب ۸۳ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا۔

○ ڈسکہ کے قریب ڈاکو جھنگ جانے والی ایک بس کو اسلحہ کی نوک پر اغوا کر کے ویران علاقے میں لے گئے اور ایک گھنٹہ تک مسافروں کو لوٹتے رہے۔ بعد میں پولیس آنے پر فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے

○ پاکستان پیپلز پارٹی نے وزیر اعظم کے خلاف چوتھا ریفرنس تیار کر لیا ہے۔ سابقہ ۳ ریفرنسوں پر عمل درآمد کروانے کے لئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا جائے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ صدر قذافی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے حملہ کیا تو لیبیا اپنے تیل کے کنوؤں کو آگ لگا دے گا۔ طیارے کی تباہی میں ملوث باشندوں کو امریکہ یا برطانیہ کے حوالے کرنے کا مطالبہ دراصل لیبیا کے تیل پر قبضے کا بہانہ ہے۔ ملک کا قانون مجھے تحویل میں مجرمین کی اجازت نہیں دیتا۔

○ واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ کے متعلق امن مذاکرات کسی پیش رفت کے بغیر ختم ہو گئے۔

○ ویتنام نے ۱۹۷۵ء میں امریکہ کے چھوڑے ہوئے اسلحہ کی ارزاں داموں پر فروخت شروع کر دی ہے۔ ان میں ایف ۵ لڑاکا طیارے۔ ٹینکوں کے پرزے اور طیارہ شکن توپیں شامل ہیں۔

○ عراق نے کہا ہے کہ ہم اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق امن قائم کرنا چاہتے ہیں مگر امریکہ اس علاقے کا امن برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔

○ الجزائر میں ۵۱ طلباء کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ ملائشیا میں مشرقی ساحل کے قریب ایک کشتی ڈوبنے سے ۱۹ افراد ہلاک ہو گئے۔

بقیہ: صا سے آگے

ہے۔ ایف اے۔ گریجوایٹ کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدران حلقہ کی تصدیق کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوائیں۔

(وکیل الدیوان)

دی ہیون ہاؤس پبلک سکول (رجسٹرڈ)

۲۲/۵ دارالعلوم غربی۔ یونیورسٹی روڈ۔ ربوہ فون ۷۹۰

ضرورت سٹاف

انگلش میڈیم سکول کے لئے مندرجہ ذیل لیڈی سٹاف کی ضرورت ہے۔

	نام آسامی	تعداد	تعلیم
۱۔	ٹیچرز	۴	ایم اے/ ایم ایس سی بمعہ بی ایڈ
۲۔	"	۳	بی اے/ بی ایس سی بمعہ بی ایڈ
۳۔	"	۱	ایم اے ایجوکیشن
۴۔	سیکرٹری	۱	بی اے
۵۔	معاون	۱	میٹرک
۶۔	کمپیوٹر آپریٹر	۱	بی اے کمپیوٹر کورس
۷۔	آرٹ ٹیچر	۱	بی اے ڈپلومہ ان ڈرائنگ
۸۔	پی ٹی آئی	۱	ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن
۹۔	چوکیدار (مرد)	۱	ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی

نوٹ:۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب قابلیت۔
مکمل درخواستیں مورخہ ۹۔ مارچ ۱۹۹۲ء تک دفتر پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو مورخہ ۱۰۔ مارچ ۱۹۹۲ء کو ۹ بجے صبح دفتر میں ہوں گے۔

رجسٹریشن شروع ہے

پرنسپل

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۴۰۱، ۶۰۶

لاہور میں کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے

گلشن راوی لاہور میں ۱۱ مرلہ پر تعمیر شدہ ایک دو منزلہ کوٹھی مشتملہ تین بیڈ روم ڈرائینگ ڈائیننگ۔ ٹی وی لاؤنج۔ فرنٹ سائیڈ ٹیرس اوپن۔ فرنٹ لان ۲۵×۲۵ جو کہ مون مارکیٹ کے بالمقابل واقعہ ہے کرایہ کے لئے خالی ہے۔

رابطہ: ملک حامد علی۔ پنجاب آٹو موبائیلز ۳۵۔ فرید کوٹ روڈ لاہور۔ فون دفتر ۳۵۲۷۴۲ رہائش: ۴۶۳۳۱۷، ۶۱۲۷۱، ۴۰۱۴۹۳۵، ۴۰۱۴۴